اِزالۃ الأوہام

جلد ۲

متکلم اسلام، محقق مذاہب عالم، مجاہد حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی ؒ کی ردِ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ/۱۸۲۸ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی تحقیقی، عقلی ونقلی، مکمل ومدلل، جامع ومسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشاراتِ محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔



تالیف

متکلم اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ وتقدیم شرح وتحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ دار العلوم کراچی

إزالة الأوهام

جلد ۲

متکلمِ اسلام، محققِ مذاہبِ عالم، مجاہدِ حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی ردِّ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ/۱۸۴۹ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی، تحقیقی، عقلی و نقلی، مکمل و مدلل، جامع و مسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشاراتِ محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

تالیف

متکلمِ اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ و تقدیم شرح و تحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ دار العلوم کراچی

''اب جس کے پاس تجھے تیرے بت ملیں وہ جیتا نہیں بچے گا تیرا جو کچھ میرے پاس نکلے اسے ان بھائیوں کے آگے پہچان کر لے لے کیونکہ یعقوب کو معلوم نہ تھا کہ راخیل ان بتوں کو چرا لائی ہے۔ چنانچہ لابن یعقوب اور لیاہ اور دونوں لونڈیوں کے خیموں میں گیا پر انکو وہاں نہ پایا تب وہ لیاہ کے خیمہ سے نکل کر راخیل کے خیمہ میں داخل ہوا۔ اور راخیل ان بتوں کو لیکر اور انکو اونٹ کے کجاوہ میں رکھ کر ان پر بیٹھ گئی تھی اور لابن نے سارے خیمہ میں ٹٹول ٹٹول کر دیکھ لیا پر انکو نہ پایا۔ تب وہ اپنے باپ سے کہنے لگی کہ اے میرے بزرگ! تو اس بات سے ناراض نہ ہونا کہ میں تیرے آگے اٹھ نہیں سکتی کیونکہ میں ایسے حال میں ہوں جو عورتوں کا ہوا کرتا ہے۔ سو اس نے ڈھونڈا پر وہ بت اسکو نہ ملے۔ تب یعقوب نے غضبناک ہو کر لابن کو ملامت کی اور یعقوب لابن سے کہنے لگا کہ میرا کیا جرم اور کیا قصور ہے کہ تو نے ایسی تندی سے میرا تعاقب کیا؟ تو نے جو میرا سارا اسباب ٹٹول ٹٹول کر دیکھ لیا تو تجھے تیرے گھر کے اسباب میں سے کیا چیز ملی؟ اگر کچھ ہے تو اسے میرے اور اپنے ان بھائیوں کے آگے رکھ کہ وہ ہم دونوں کے درمیان انصاف کریں''

(پیدائش باب ۳۱ آیت ۳۲ تا ۳۷)

تجزیہ مصنفؒ

غور فرمایئے! حضرت یعقوب علیہ السلام کو راخیل کی چوری کا علم نہ ہوا حتی کہ ناحق لابان سے جھگڑنے لگے اور ام الانبیاء راخیل کی حسن نیت' صدق گفتار کا بھی اندازہ فرمالیجئے کہ دنیا کی گھاس پھوس کوڑا کرکٹ کی خاطر کیا کچھ کیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی عادت یہ تھی کہ اپنے عزیز و اقارب کے جرائم پر انکو کوئی تہدید کے ساتھ منع نہ کرتے تھے اور پوری سزا نہ دیتے تھے چنانچہ جس وقت انکے بیٹوں نے سکم کے جرم کی بنا پر اس شہر کے ہزاروں بے گناہ

انسانوں کو قتل کر دیا جنکا والی سکم کا باپ تھا۔ تمام اہلِ شہر کے بے گناہ بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا مگر انہوں نے اس پر کوئی مواخذہ نہ فرمایا۔ اسی طرح جب آنجناب علیہ السلام کے بڑے لڑکے نے انکی زوجہ بلہاہ سے زنا کیا اور دوسرے سعادت مند بیٹے یہوداہ نے اپنی بہو سے منہ کالا کیا وہ حاملہ ہو گئی اور فارص پیدا جو حضرت داؤدؑ سلیمان و عیسیٰ علیہم السلام کا جدّ بزرگوار ہے مگر حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان میں سے کسی کو کوئی سزا نہ دی بلکہ بعض مواقع پر صرف ظاہری طور زبانی اظہار غضب کیا۔ یہ تمام احوال پیدائش باب ۳۴، ۳۵، ۳۸ میں مفصل مذکور ہیں اور ابوابِ مذکورہ کے حوالے مقدمہ کتاب میں فائدہ اول کے تحت گذر چکے ہیں۔ لہٰذا اہلِ کتاب کے ذوق کے مطابق کیا تعجب ہے کہ آنجناب علیہ السلام راحیل کی چوری سے واقف ہوں، انہیں کے اشارے پر اس نے چوری کی ہو۔ چونکہ وہ آپ کی محبوبہ تھی اور آپ اس پر دل گرفتہ تھے اس لئے انکو زبانی ملامت کرنا بھی گوارا نہیں کیا بلکہ الٹا انکے والد سے جھگڑا شروع کر دیا اور اس بات کی تائید ایک اور واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ جب یعقوب علیہ السلام نے بیتِ ایل کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو اس بارے میں پیدائش باب ۳۵ آیت ۱ میں اس طرح پہ مذکور ہے "اور خدا نے یعقوب سے کہا کہ اٹھ بیت ایل کو جا اور وہیں رہ اور وہاں خدا کیلئے جو تجھے اس وقت دکھائی دیا جب تو اپنے بھائی عیسو کے پاس سے بھاگا جا رہا تھا ایک مذبح بنا۔ تب یعقوب نے اپنے گھرانے اور اپنے سب ساتھیوں سے کہا کہ بیگانہ دیوتاؤں کو جو تمہارے درمیان ہیں دور کرو اور طہارت کر کے اپنے کپڑے بدل ڈالو .... تب انہوں نے سب بیگانہ دیوتاؤں کو جو انکے پاس تھے اور مندروں کو جو انکے کانوں میں تھے یعقوب کو دے دیا اور یعقوب نے انکو اس بلوط کے درخت کے نیچے جو سکم کے نزدیک تھا دبا دیا" ان آیات میں صراحت ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے گھر والوں اور انکے ہمراہی ساتھیوں کے پاس بت ہوتے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ لوگ انکی پوجا کرتے ہونگے

تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے انہیں بتوں کی عبادت سے منع کیوں نہ کیا اور بت توڑ کیوں نہیں ڈالے؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بتوں سے بڑھ کر اور کونسی چیز نجس ہوگی۔ لامحالہ یہاں انہوں نے راحیل سے بھی وہ بت لے لیے ہونگے جو وہ اپنے والد کے گھر سے چرا کر لائی تھی۔

حضرت داؤد علیہ السلام اور علمِ غیب

(۸) زبور ۳۵ آیت ۱۱ میں ہے "ظالم گواہ میرے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے وہ مجھ سے ایسی باتیں پوچھتے ہیں جو میں نہیں جانتا" زبور ۳۹ آیت ۴ میں ہے "اے خداوند! ایسا کر کہ میں اپنے انجام سے واقف ہو جاؤں اور اس سے بھی کہ میری عمر کی میعاد کیا ہے" زبور ۷۴ آیت ۹ "ہمارے نشان نظر نہیں آتے اور کوئی نبی نہیں رہا اور ہم میں کوئی نہیں جانتا کہ یہ حال کب تک رہے گا"

ملاحظہ فرمایئے! ان آیات میں حضرت داؤد علیہ السلام کس وضاحت کیساتھ اپنے عالم الغیب ہونے کی نفی فرما رہے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور علمِ غیب

(۹) لوقا باب ۸ آیت ۴۳ میں ہے "اور ایک عورت نے جس کے بارہ برس سے خون جاری تھا اور اپنا سارا مال حکیموں پر خرچ کر چکی تھی اور کسی کے ہاتھ سے اچھی نہ ہو سکی تھی۔ اسکے پیچھے آکر اسکی پوشاک کا کنارہ چھوا اور اسی دم اسکا خون بہنا بند ہو گیا۔ اس پر یسوع نے کہا وہ کون ہے جس نے مجھے چھوا؟ جب سب انکار کرنے لگے تو پطرس اور اسکے ساتھیوں نے کہا کہ اے صاحب لوگ تجھے دباتے اور تجھ پر گرے پڑتے ہیں۔ مگر یسوع نے کہا کہ کسی نے مجھے چھوا تو ہے کیونکہ میں نے معلوم کیا کہ قوت مجھ سے نکلی ہے۔ جب اس